رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۱ | ۱۴ فتح ۱۳۲۶ ہش | ۳۰ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ | ۱۴ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۷۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ فتح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تین بجے بعد دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

افسوس جناب چوہدری احمد شکر اللہ خانصاحب آف ڈسکہ برادر اصغر جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب آج تین بجے بعد دوپہر وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ جنازہ کل صبح ۸½ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رتن باغ میں پڑھائیں گے۔

"ہم اپنی معنوی قوت کے ذریعے ملک کا اتنا اچھا دفاع کر سکتے ہیں کہ توپیں اور ہوائی جہاز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے"

"پاکستان کا مستقبل معنوی دولت کے لحاظ سے" کے موضوع پر

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکۃ الآراء لیکچر

لاہور ۱۳ دسمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "پاکستان اور اس کا مستقبل" کے مضمون پر لیکچروں کا جو سلسلہ شروع فرمایا ہے اُسکے سلسلہ میں آج حضور نے لاء کالج کے مینارڈ ہال میں ۶½ بجے شام تیسرا لیکچر ارشاد فرمایا۔ جس کا موضوع تھا۔ "پاکستان کا مستقبل معنوی دولت کے لحاظ سے" صدارت کے فرائض محترم ڈاکٹر ملک عمر حیات صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور و وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے سرانجام دئے۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور ان کا بیشتر حصہ لاہور کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علمی طبقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ حضور کی تقریر اوّل سے آخر تک نہایت دلچسپی اور انہماک سے سُنی گئی۔ آج آلہ نشر الصوت کا انتظام بھی پہلے سے بہتر تھا تلاوت قرآن مجید کے بعد حضور نے تقریر شروع فرمائی۔

ابتدا میں حضور نے اپنی گذشتہ تقریر کے تسلسل میں حکومت پاکستان کیطرف سے امریکہ سے قرض لینے کی تجویز کا ذکر کیا اور فرمایا گو اب مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ قرضہ کی شکل وہ نہیں ہوگی۔ جو اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ تاہم میرے نزدیک اس تجویز پر عمل کرنے سے قبل متعدد اہم امور پر غور کرنا ضروری ہے۔ حضور نے ان امور کی وضاحت کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ اس تجویز کے متعلق ملک کی اسمبلی کی منظوری حصل کر لینی چاہیئے۔

اسکے بعد حضور نے اصل موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کسی ملک کی معنوی دولت ہی اسکی اصل قوت ہوا کرتی ہے۔ باقی سب چیزیں اسکے مقابل پر ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر پاکستان کا ہر نوجوان عقل سے کام لے۔ دماغ سے مدد لے۔ اور یہ اقرار کرے کہ میں نے اپنی تمام قوتیں ملک و ملت کیلئے وقف کر دینی ہیں۔ تو یقیناً ہماری ساری ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ اور ہم ملک کا اتنا اچھا دفاع کر سکتے ہیں۔ کہ توپیں اور ہوائی جہاز اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے۔

حضور نے فرمایا۔ معنوی دولت افراد کے دماغ اور انکے جسم مل کر پیدا کرتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے پاکستان کے پاس یہ دولت پیدا کرنے کے بہترین ذرائع موجود ہیں۔ دماغی لحاظ سے ایک مسلمان چار امور سے متاثر ہوتا ہے۔

(۱) عقیدہ توحید۔ (۲) عقیدہ عبودیت (۳) دعا (۴) مذہب حضور نے ان چاروں اصولوں کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اگر مسلمان ان چاروں امور پر کامل یقین اور انکے مطابق تبدیلی پیدا کریں اور اسکے نتیجہ میں انکے اندر خود بخود جرأت دلیری۔ بہادری علوم کی ترقی کا شوق۔ غرض ترقی کرنے کی تمام صفات پیدا ہو جائیں گی جسمانی قوت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مغربی پاکستان کا بچہ بچہ بہادر ہے۔ میرا اندازہ ہے۔ کہ ہندوستان کے چھبیس کروڑ افراد میں سے جتنے سپاہی نکل سکتے ہیں۔ پاکستان کے دو کروڑ افراد میں سے اتنی ہی تعداد میں لیکن قابلیت کے لحاظ سے ان سے بہتر سپاہی مہیا ہو سکتے ہیں۔ حضور نے معنوی دولت سے فائدہ اُٹھانے کیلئے مندرجہ ذیل تجاویز بیان فرمائیں۔

(۱) پاکستان میں ہر مسلمان کیلئے قرآن مجید کا ترجمہ جاننا لازمی قرار دیدیا جائے (۲) مادری زبان میں تعلیم دی جائے اس سلسلے میں مشرقی پاکستان پر زور نہ دیا جائے۔ کہ وہ ضرور اُردو کو ذریعہ تعلیم بنائے ورنہ وہ پاکستان سے علیحدہ ہو جائیگا۔ کیونکہ وہاں کے باشندوں کو بنگالی زبان سے ایک قسم کا عشق ہے۔ (۳) اُردو زبان کو لینگوا فرینکا قرار دیا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور نے یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ غالب۔ مومن اور داغ کے گھرانوں میں جو اعلیٰ اور شیریں اُردو رائج ہے۔ اس کے تحفظ کیلئے دہلی کے مہاجرین کی ایک علیحدہ بستی آباد کی جائے۔ ورنہ اب یہ خاندان منتشر ہو رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ان کی زبان ناپید ہو جائے گی۔

حضور نے اس سلسلہ میں نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ اخلاق کو درست کریں۔ سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ وقت کی قدر کریں اور اسے ملک اور قوم کیلئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔

باقی دیکھو صـ۲ کالم ۲

کشمیر میں مسلمانوں کی تباہ حالی کے اعداد و شمار

لکھوکھا مقتول اور سینکڑوں گرفتار

لاہور ۱۲ دسمبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے شعبہ اشاعت کی طرف سے ریاست جموں کی مسلم آبادی کے متعلق حسب ذیل اعداد و شمار منظر عام پر لائے گئے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست جموں میں اضلاع میرپور اور پونچھ سمیت مسلمانوں کی آبادی گیارہ لاکھ تھی۔ ۱۹۴۱ء سے لیکر اسوقت تک سات سال کے عرصہ میں کم از کم ۵۰ ہزار مسلمان ضرور بڑھ چکے ہیں۔ اسطرح ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تک ریاست جموں کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کی کل آبادی ساڑھے گیارہ لاکھ کے قریب بنتی ہے جنمیں سے ۶ لاکھ میرپور اور پونچھ میں آباد تھے۔ اس کثیر آبادی کو چھوڑ کر باقی ریاست جموں میں ۵½ لاکھ افراد دوسرے مختلف حصوں میں آباد تھے۔ ان میں سے دو لاکھ مسلمان پناہ گزینوں کی صورت میں پاکستان آ گئے ہیں۔ اور ایک لاکھ نے رام بن میں جو ضلع ادھم پور کی تحصیل ہے۔ مسلم اکثریت کے علاقہ اننت ناگ سے ملحق ہونے کی وجہ سے جا پناہ لی ہے۔ اور ڈھائی لاکھ مسلمان ابھی تک جموں شہر۔ سری رنبیر سنگھ پورہ اور اضلاع کٹھوعہ۔ کشتواڑ۔ بھدرواہ اور ریاسی کے مشرقی علاقہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ ۱۵ ہزار کے قریب مسلمان عورتیں اغوا کر لی گئی ہیں۔ جن میں کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر چوہدری غلام عباس خاں کی صاحبزادی بھی شامل ہے۔ ان کے متعلق معلوم ہے۔ کہ ان میں سے بہت بڑی تعداد کو مشرقی پنجاب بھیجا جا رہا ہے۔ اس طرح دو لاکھ اور ۳۵ ہزار مسلمان ایسے جن کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں۔ اکثر تو ان میں سے مارے گئے ہیں۔ اور اکثر کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ ریاست جموں میں مسلمانوں کی تباہی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس وقت تک پانچ ہزار مرد عورتیں اور بچے پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ اِس کے علاوہ پاکستان کے حامی اخبارات روزانہ "ہمدرد"۔ "جاوید"۔ "اصلاح"۔ "ملت"۔ "جوہر"۔ "پاسبان" اور "کشمیر ٹائمز" کو اشاعت بند کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

نیز مسلم کانفرنس کے سرگرم کارکنوں اور رہنماؤں کی گرفتاریاں مسلسل جاری ہیں۔ حال ہی میں خواجہ عنایت اللہ گکھڑو ایم۔ ایل۔ اے کو بارہ مولا میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ حسب ذیل ممبران اسمبلی کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو چکے ہیں۔ خواجہ غلام احمد جیولر ایم۔ ایل۔ اے ڈپٹی لیڈر مسلم کانفرنس اسمبلی پارٹی۔ اور خواجہ غلام نبی گلکار ایم۔ ایل۔ اے۔ عبدالغفار خان مولوی فاضل مدیر "اصلاح"۔

پرنٹر پبلشر عبدالمجید ایم اے - ایل ایل - بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع ہو کر ... میکلیگن روڈ لاہور سے شائع ہوا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی - اے - ایل - ایل - بی

شہداء کشمیر کی یاد میں جلسہ

کراچی ۱۳ ردسمبر۔ کل اتوار کے روز نماز ظہر کے بعد کشمیر آزاد فوج کے شہداء کی یاد میں ایک جلوس نکالا جائے گا۔ اور اس کے بعد عیدگاہ کے میدان میں ایک جلسہ منعقد کیا جائے گا جس میں علامہ شبیر احمد عثمانی۔ اقبال شیدائی اور دوسرے صاحب علم و فضل تقاریر فرمائینگے (اوپی)

—کراچی ۱۳ ردسمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومتِ پاکستان کراچی میں ایک اسلامی عجائب گھر قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ (ا۔پ)

پاکستان دستور ساز اسمبلی کا انعقاد

کراچی ۱۳ ردسمبر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان آئین ساز اسمبلی کا دوسرا اجلاس اگلے سال ماہ فروری کے ابتدائی ایام میں شروع ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ سب سے پہلے بروسیجر کمیٹی رپورٹ پیش کرے گی۔ جس پر قریباً ایک ہفتہ تک بحث ہوتی رہے گی۔ اور امید ہے۔ کہ اسے قبول کر لیا جائے گا اسکے بعد دستور ساز اسمبلی سنٹرل اسمبلی کی حیثیت اختیار کریگی۔ اور بروسیجر کمیٹی کی رپورٹ کے علاوہ بجٹ وغیرہ بھی اس میں پیش ہوں گے۔ اور اِس طرح ایک ماہ لگ جائیگا۔ (اوپی)

کشمیر کا محاذِ جنگ

پرانکل ۱۳ ردسمبر۔ کشمیر کی آزاد حکومت نے اپنے تازہ اعلان میں بتایا ہے۔ کہ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں اوڑی کے محاذ پر برابر جنگ ہو رہی ہے۔ ہماری فوجوں نے دشمن کی کئی چوکیوں پر ایک مضبوط چھاؤنی پر اور ایک مضبوط چھاؤنی پر حملہ کیا۔ اور چار سو سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔ مغربی محاذِ جنگ پر بھی برابر دشمن سے جھڑپیں۔ نوشہرہ کے قریب دشمن کی ایک چھاؤنی کو ہماری فوجوں نے محاصرہ سے لیا ہے۔ (ا۔پ)

بقیہ صفحہ اوّل

امیر اور غریب کے درمیان ارتباط پیدا کریں۔ اور اقتصادی حالت کو اونچا کرنے کی کوشش کریں

۱۲ بجے حضور کی تقریر ختم ہوئی۔

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں اپنی طرف سے اور سامعین کی طرف سے حضور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ حضرت مرزا صاحب کی تقریر اتنی پُر از معلومات اور جامع تھی۔ کہ ہم نے اول سے آخر تک یکساں دلچسپی سے سُنی ہے

آپ نے حضور کی تقریر کی تائید کرتے ہوئے پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ کراچی کے فیصلوں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس کانفرنس نے اسلام کو پاکستان کے نظام تعلیم کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اور مدارس میں دینیات کی تعلیم کو لازمی مضمون کے طور پر رائج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(مرتبہ خورشید احمد)

—کراچی ۱۳ ردسمبر۔ سندھ پارلیمنٹری پارٹی نے آل انڈیا کانگرس سے رشتہ منقطع کر دینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر غور کرنے کیلئے سندھ۔۔

پروگرام جلسہ سالانہ لاہور

۲۶ ردسمبر بروز جمعہ مجلس مشاورت (ایجنڈا اور پروگرام یہاں ملیگا)

۲۷ ردسمبر بروز ہفتہ — اجلاس اوّل — صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک

(۱) ذکرِ حبیب (حضرت مسیح موعودؑ کی حضرت رسول کریمؐ سے محبت) حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۲) آنحضرت صلعم زندہ نبی ہیں .... مولوی محمد سلیم صاحب فاضل

(۳) انشورنس اور بنکنگ کے متعلق اسلامی نظریہ .... صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

(۴) اناجیل کی حیثیت .... قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

اجلاس دوم بعد نماز ظہر و عصر

(۵) تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

۲۸ ردسمبر بروز اتوار — اجلاس اوّل — صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک

(۶) حضرت مسیح کے سفر کشمیر کا اثر عیسائی دُنیا پر .... جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس

(۷) اسلامی نظام حکومت کا خاکہ .... آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

(۸) جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات .... مولوی ابوالعطا صاحب فاضل

اجلاس دوم بعد نماز ظہر و عصر

(۹) تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ناظر دعوت تبلیغ

فلسطین پر برطانی انتداب کا خاتمہ

لندن ۱۳ ردسمبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے آج دارالعلوم میں اپنے بیان میں کہا۔ کہ فلسطین سے کم از کم ۱۵ رمئی ۱۹۴۸ء تک برطانوی انتداب کلیتہً اُٹھ جائے گا۔ اور یکم اگست تک تمام برطانی فوجیں واپس آجائینگی۔ (ر۔پ)

ایک فوجی افسر کا کارنامہ

راولپنڈی ۱۳ ردسمبر۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر حکومت نے میجر محمد افضل کو ان کی شاندار کامیابی پر مبارک باد دی۔ میجر موصوف نے دشمن کی ایک اہم چوکی کو نہایت ہمت اور شجاعت سے تھوڑے سے آدمیوں کی معیت میں سر کر دیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آپ اس اثنا میں زخمی ہو گئے۔ اب آپ آزاد فوج کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (ر۔پ)

—کراچی ۱۳ ردسمبر ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ موسیو لیون مارشل کو حکومت فرانس نے پاکستان میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے

یکم اپریل ۴۸ء کو سکے اور کرنسی کا انتظام پاکستان سنبھال لیگا

تجارتی اور اقتصادی طور پر دونوں حکومتیں متفقہ پالیسی طے کرنیکی کوشش کرینگی

پاکستان اور ہندوستان کا سمجھوتہ

کراچی ۱۳ ردسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حال ہی میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء کے بعد کرنسی اور سِکوں کا انتظام پاکستان اپنے ہاتھوں میں لے لیگا۔ اور ریزرو بنک کا سرمایہ دونوں حکومتوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ۳۱ رمارچ ۱۹۴۸ء تک ریزرو بنک مشترکہ رہیگا۔ اور وہ دونوں ملکوں کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ چونکہ پاکستان گورنمنٹ کی خواہش تھی۔ کہ سکے اور کرنسی کا انتظام جلد از جلد اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اسلئے انڈین یونین اس امر پر رضامند ہو گئی ہے کہ کلکتہ اور بمبئی کی ٹیکسالیں اور سیکیورٹی پرنٹنگ پریس کچھ عرصہ کیلئے پاکستان کے سکے اور کرنسی تیار کرنے کا کام کریں۔

پاکستان ہندوستان کا قرض پچاس سال کے عرصہ میں بمعہ سود و اصل زر واپس کر دے گا۔ لیکن ابتدائی چار سال میں پاکستان قرض کی کوئی قسط ادا نہیں کرے گا۔ دونوں حکومتوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ تجارتی اور اقتصادی اُمور کے متعلق کوئی متفقہ پالیسی طے کرنے کے لئے باہمی دوستانہ گفت و شنید بہت جلد شروع کیجائے

سرحد سے گڑ لانے کی اجازت

صوبہ سرحد سے گڑ کے باہر بھیجنے کی جو ممانعت تھی۔ وہ عارضی طور پر ہٹا دی گئی ہے۔ اس صورت میں ہر شخص پرمٹ حاصل کرکے پاکستان کے تمام صوبوں میں گڑ بھیج سکتا ہے۔

ہالینڈ اور پاکستان میں تجارتی مراسم

گفت و شنید کیلئے وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۳ ردسمبر۔ پاکستان، ہندوستان برما اور سیلون کے ساتھ تجارت کے سلسلہ میں گفت و شنید کرنے کے لئے ہالینڈ کی حکومت کا ایک تجارتی وفد کراچی پہنچ چکا ہے۔ اس وفد کی قیادت مسٹر سی۔ ایچ سورک کر رہے ہیں۔ مسٹر سورک نے ایک انٹرویو کے دوران میں بتایا۔ کہ یہ وفد دس دن کراچی میں ٹھہریگا اور پاکستان اور ہالینڈ کے درمیان تجارت کے سلسلہ میں گفت و شنید کرے گا۔ ہالینڈ کو روئی۔ پٹ سن اور کھالوں کی ضرورت ہے۔

پاکستانی افواج کا نیا سپہ سالار

جنرل سر فرانسس ٹوکر کے تقرر کی توقع

لاہور ۱۲ ردسمبر۔ مغربی پاکستان کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل میسروی سپہ سالار اعظم افواج پاکستان سال نو کے شروع میں اپنے عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ ان کی جگہ جنرل فرانسس ٹوکر سابق جنرل افسر کمانڈنگ ایسٹرن کمانڈ انڈیا کے تقرر کی توقع ہے۔ ان کا تقرر عارضی ہوگا۔ اور اس کے بعد کسی قابل پاکستانی فوجی افسر کا عہدہ بڑھا کر اسے پاکستانی افواج کا سپہ سالار اعظم کر دیا جائے گا۔

لاہور سے مال کی برآمد ممنوع

قرار دی گئی

لاہور ۱۳ ردسمبر ہندوستان اور پاکستان کی سرحد پر واہگہ کے قریب سڑک کے ارد گرد منڈیاں کھل گئی ہیں۔ جہاں پاکستان

اور ہندوستان کے تاجر اشیاء کا تبادلہ کرتے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم کے ذریعہ یہ تبادلہ ممنوع قرار دیدیا ہے آپ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ یہ حکم بلیک مارکیٹ کو روکنے اور ملک میں کسی شے کے قحط کو دور کرنے کیلئے کیا گیا ہے۔ اب پرمٹ بغیر مال نہ جا سکے گا۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۳ر دسمبر ۱۹۴۷ء

مذہب کے نام پر

پنجاب میں فسادات کا جو خونی جھکڑ اٹھا تھا۔ وہ اب بظاہر بیٹھ گیا ہے۔ مگر اپنے پیچھے اتنی تباہیاں بربادیاں اور تلخ یادیں چھوڑ گیا ہے۔ کہ آئندہ تاریخ دان جب بھی انسانی کردار کا یہ ورق الٹے گا۔ تو ضرور کپکپا اٹھے گا۔ دنیا میں انسانوں نے انسانوں پر بڑے بڑے ظلم ڈھائے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ لیکن جو خون کی ہولی پنجاب میں چند دنوں میں کھیلی جا چکی ہے۔ اس کی نظیر نہ تو روم کا نیرو پیش کر سکا ہے۔ اور نہ منگولیا کا چنگیز خان پھر جس نوعیت کی خونریزی کا فخر پنجابیوں کو حاصل ہوا ہے۔ مذہب کے نام پر ہوا ہے۔ حالانکہ آج تک ہم کو ایسا کوئی مذہب معلوم نہیں ہوا۔ جس میں اس طرح کی بے اصولیوں کی اشارۃً بھی۔ اجازت دی گئی ہو۔ وہ کون مذہب ہے جو خواہ کتنا ہی بگڑ کیوں نہ گیا ہو۔ جو ہمسایہ کو ہمسایہ پر شہری کو شہری پر دوست کو دوست پر اس طرح کی سفاکیاں اس طرح کی بے رحمیاں کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

لیکن کیا ایسے واقعات نہیں ہوئے کہ ایک مذہب کے لوگ ہسپتالوں میں جا جا کر دوسرے مذہب کے مریضوں تک کے سینوں میں اپنا خنجر گھونپتے۔ دوسرے مذہب کے ننھے ننھے بچوں کو ماؤں کی گودوں سے چھین کر برچھیوں میں پروتے اور دوسرے مذہب کی عورتوں کی چھاتیاں کاٹ دیتے۔ اور ان کو برہنہ کر کے بازاروں گلیوں اور شاہراہوں پر کھڑا کرتے رہے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ مذہب کے نام پر نہیں ہوا؟ آہ! آجکل کا شیطان کتنا نیک کتنا دیندار ہے؟

غور کا مقام ہے کہ کیا یہ انوکھا مذہب حضرت گورو نانک علیہ الرحمۃ جیسے صلح کل حضرت کرشن علیہ السلام جیسے پاک نفس اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے رحیم و کریم انسانوں نے نکالا تھا۔ گرنتھ صاحب کی وہ کونسی بانی ہے۔ مقدس گیتا کا وہ کونسا شلوک ہے۔ قرآن کریم کی وہ کونسی آیت ہے جس میں اس مذہب کی تعلیم دی گئی ہے۔ اگر مقدس کتب میں نہیں۔ تو آپ ان مقدس انسانوں کی زندگیوں میں سے ایک فعل ایک حرکت ہی ایسی نکال کر دکھائیے۔ جس میں اس مذہب کا نشان ہی ملتا ہو۔ اگر نہیں ملتا

تو پھر اس مذہب کا یہ لباس کس نے تیار کیا ہے۔ آپ کو مذاہب میں اختلاف نظر آتے ہیں۔ آپ لباس سے باتوں سے اور دیگر کئی قرائن سے معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ سکھ ہے یہ ہندو ہے یہ مسلمان ہے۔ اس طرح آپ کہتے ہیں کہ مذہبی اختلاف ہے۔ یہ سب درست ہے۔ لیکن وہ جور و ظلم وہ سفاکیاں وہ بے دردیاں جو آپ نے دیکھی ہیں۔ وہ تو یکساں ایک سی ہیں ان یکساں ننگ انسانیت افعال کا منبع تو لامحالہ ایک ہی ثابت ہوگا۔ ظلم و ستم میں یہ یکرنگی یہ وحدت کہاں سے آئی ہے۔ کیوں سکھ ہندو اور مسلمان ایک ہی قسم کے جرائم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کیا اس لئے نہیں کہ ان نام نہاد سکھوں۔ ان نام نہاد ہندوؤں ان نام نہاد مسلمانوں کو انگیخت کرنے والی صرف ایک ہی ہستی اور ایک ہی ذات ہے۔ اور وہ شیطان کی ذات شریف ہے جس نے اپنے جادو کے آئینہ میں ان سب کو مذہب کی جدا جدا ہئیتیں دکھا کر مذہب کو اپنے ہی برخلاف بھڑکا دیا ہے۔ اپنے ہی سے ٹکرا دیا ہے۔

یہ فساد کرنے والے جو بظاہر سکھ ہندو اور مسلمان نظر آتے ہیں۔ کیا یہ ایک استاد کے شاگرد ایک ہی گرو کے چیلے ایک ہی پیر کے مرید نہیں جس نے حقیقی مذہب کا نام و نشان دنیا سے مٹانے کے لئے ان مختلف لوگوں کو مختلف مذاہب کے لباس میں آراستہ و پیراستہ کر کے میدان میں نکالا۔ کہ بے گناہوں کی لاشوں پر رقص کریں۔ زمین کا ذرہ ذرہ خون آمیز کر دیں۔ فضا کو آہوں کے دھوئیں سے تیرہ و تار کر دیں

دراصل یہ تمام شیطانی کھیل ان بے خدا بنیادی تحریکوں کا نتیجہ ہے۔ جو مذہب سے منحرف ہو کر مادی تمتع اور حرص و ہوا کے بندوں نے انسانی ترقی اور تہذیب کے نام سے زمانہ حال میں مغرب میں ایجاد کیں اور جو اب مشرق کو بھی اپنی لپیٹ میں لینے والی ہیں۔ ان تحریکوں کا پہلا اصول الحاد دوسرا اصول الحاد اور تیسرا اصول الحاد ہے۔ خواہ اس کا لباس کمیونزم کے فیشن پر تیار ہوا ہو یا فاشزم کے فیشن پر۔ یہ دونوں فیشن دراصل ایک ہی دماغ سے نکلے ہوئے ہیں۔ اور ایک ہی دماغ سے مخالف مذہب، مخالف خدا۔ مخالف نیکی کے دماغ سے۔ یہ تحریکیں پہلے سوشلزم کے نام سے شروع ہوتی ہیں۔ پھر بڑھتے بڑھتے مکمل الحاد پر جا کر ختم ہوتی ہیں۔ درمیانی منازل ہر ملک کے حالات کے مطابق طے کی جاتی ہیں۔ جہاں مذہب کے نام لیوا ہوں۔ وہاں مذہب کا نقاب استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں مختلف مذاہب کی وجہ سے اس بھروپ نے وہ کارہائے نمایاں دکھائے ہیں۔ جو پنجاب میں ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے ہیں۔ اور یہ کھیل اس صفائی سے کھیلا گیا ہے۔ کہ نام تو مذہب کا بدنام ہو۔ اور کام ان بے خدا تحریکوں کا۔ مذہب کی جڑ اکھاڑنے کے لئے اس سے زیادہ کاری ہتھیار کیا ہو سکتا ہے۔ کہ مذہب کو مذہب کے مقابل کھڑا کر کے مذہب کو مذہب سے لڑا کر دنیا میں ہر سو پکار دلائی جائے کہ دیکھو یہ ہے مذہب اگر مذہبی تفرقہ نہ ہوتا۔ تو یہ سب کچھ کیوں ہوتا!

لیکن کیا یہ مذہب کے تفرقہ کی وجہ سے ہوا ہے؟ مذہب پر یہ سراسر جھوٹا بہتان باندھا گیا ہے۔ یہ سب کچھ انہیں ملحدانہ تحریکوں کا کارنامہ ہے۔ اگرچہ مذہب کے نام پر سرانجام دیا گیا ہے۔

—————

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء

۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر کو منعقد ہوگا انشاء اللہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب معمول ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء بروز جمعہ ہفتہ ۔ اتوار) کو قادیان اور لاہور دونوں مقامات میں منعقد ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اصل جلسہ تو وہی سمجھا جائے گا۔ جو قادیان میں مقیم احمدی وہاں پر کریں گے۔ لاہور کا جلسہ اس کا ظل اور اس کی تائید میں سمجھا جائے گا۔ اور اس امر کے خلاف بطور احتجاج منعقد کیا جائے گا۔ کہ ایک ایسی جماعت کو اس کے مقدس مذہبی مرکز سے محروم کر دیا گیا ہے۔ جو ہمیشہ حکومت وقت کی وفادار اور پُر امن رہی ہے۔ اسی سلسلے میں حضور نے بیرونجات کے احباب کو فوری ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) اس جلسہ میں بیرونجات سے مستورات کو آنے کی اجازت نہیں ہوگی سوائے ان کے جو اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کر سکیں۔

(۲) سلسلہ کی طرف سے ۲ ہزار مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام کیا جائے گا۔ اور یہ تعداد جماعتوں میں بحصہ رسدی تقسیم کر دی جائیگی

(۳) دو ہزار کی اس تعداد کے علاوہ جو احباب لاہور میں اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کر سکتے ہوں وہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آسکتے ہیں۔

ذیل میں مختلف جماعتوں اور حلقوں کا کوٹہ درج کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	علاقہ یا ضلع	تعداد
۱	مشرقی پاکستان۔ ہندوستان بشمولیت حیدرآباد دکن	۱۰۰
۲	حلقہ سیالکوٹ	۳۱۰
۳	" شیخوپورہ	۱۰۰
۴	" گوجرانوالہ	۱۰۰
۵	" لائل پور	۱۸۲
۶	" جھنگ	۱۰۰
۷	" سرگودہا	۲۵۰
۸	" گجرات	۲۵۰
۹	" جہلم	۶۰
۱۰	حلقہ راولپنڈی و کیمبل پور	۱۶۰
۱۱	حلقہ ڈیرہ غازی خان	۱۳
۱۲	" سرحد	۷۰
۱۳	حلقہ ملتان معہ بہاولپور	۱۴۵
۱۴	حلقہ منٹگمری	۵۰
۱۵	حلقہ سندھ معہ کوئٹہ بلوچستان	۱۰۰
		۲۰۰۰

تحریک جدید کے مالی جہاد میں مخلصین جماعت کے غیر معمولی نمایاں اضافے

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شاندار قربانیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۸ نومبر کا خطبہ جو تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے مطالبہ پر مشتمل ہے مخاطب دفتر اول و دفتر دوم جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو جن کے پتے معلوم ہو چکے ہیں ارسال ہو چکا ہے۔ مشرقی پنجاب اور ہندوستان سے آنے والی اکثر جماعتوں کے افراد کو ان کے موجودہ پتہ معلوم نہ ہونے کے سبب نہیں بھیجا۔ ایسے تمام احباب اپنے سابقہ اور موجودہ پتہ سے دفتر وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور کو اطلاع دیں اور فارموں کی تکمیل بھی ہیں جو صاحب مشرقی پنجاب یا ہندوستان سے آئے ہوئے ہوں وہ اپنا سابقہ و موجودہ پتہ بھی لکھ دیں۔ اور فارموں کی خانہ پری فرما کر جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد رتن باغ لاہور کے پتہ سے حضور کی خدمت میں براہ راست پیش کرنے کی سعادت حاصل فرمائیں۔ وعدوں میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے۔ کہ دفتر اول و دوم کے وعدے گزشتہ سال کے وعدوں سے بہر حال اضافہ کے ساتھ ہوں۔

تحریک جدید کے مالی جہاد کے وعدہ کو آج (۱۱/۱۲/۴۷) دو ہفتے پورے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیشکردہ وعدے اضافہ کے ساتھ ہیں۔ اور بعض وعدے ایسے نمایاں اور غیر معمولی ہیں۔ کہ ان کا شائع کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ان میں بعض مجاہدوں نے مالی مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نمایاں وعدے کئے ہیں۔ کیونکہ مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔ مگر "جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے۔ اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں۔ جو اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت سے یاد کئے جانے کے مستحق ہیں۔ مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں اگر ایک شخص پیچھے ہٹے اور دوسرا انہی حالات میں سے گزرتے ہوئے ثابت کر دے۔ کہ اس نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا۔ کہ ہم مجبور ہیں انہوں نے غلط کہا تھا۔ کیونکہ انہی حالات میں دوسروں نے قربانی کی۔ اور وہ کامیاب ہوئے۔" پس ہندوستان اور مشرقی پنجاب سے آنے والے احباب بھی مشکلات کی پرواہ نہ کریں۔ اور اپنے لٹے ہوئے ہونے کو قربانی کے لئے روک نہ بنائیں۔ ذیل کے احباب نے باوجود مشکلات کے شاندار وعدے اپنے امام کے حضور پیش کئے ہیں۔ آپ بھی آگے بڑھیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے نمایاں اضافہ سے دفتر اول اور دفتر دوم کے جہاد میں شمولیت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(۱) آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب دفتر وکیل المال تحریک جدید میں تشریف لائے۔ اور آپ نے حسب ذیل تفصیل سے تحریک جدید کے چودھویں سال کے لئے وعدہ فرمایا۔

۱۔ آنریبل سر چوہدری صاحب اپنی طرف سے	۲۷۰۰
" " بجانب والد صاحب مرحوم و مغفور	۱۰۰
" " والدہ صاحبہ مرحومہ	۱۰۰
" " صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ	۵۰
" " سکینہ بیگم ہمشیرہ مرحومہ	۳۰
آئندہ سالوں کا انیسویں سال تک کے لئے پیشگی داخل کرنے کو	۲۳۰
آنریبل چوہدری صاحب کا تیرھویں سال میں مزید اضافہ	۴۰
آنریبل چوہدری صاحب نے اپنے سال اول سے چودھویں سال تک فی سال ایک صد روپیہ سالانہ کا اضافہ فرمایا	۱۴۰۰
آنریبل چوہدری صاحب کی طرف سے حمید احمد صاحب کی طرف سے دفتر دوم کے سال چہارم میں	۳۰
میزان	۵۰۰۰

جزاکم اللہ احسن الجزاء

۲- حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب نے حضور میں پیش کیا کہ میری طرف سے اور منصورہ بیگم و بیگم آف صاحبزادہ صاحب اکی طرف سے گزشتہ سال پر پانچ پانچ اضافہ سے تحریک جدید میں چندہ حضور قبول فرمالیں (اس طرح آپ کا چندہ ۲۲۵ اور بیگم صاحبہ کا ۲۱۰ روپیہ جو داخل بھی ہو چکا ہے) جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں بہت برکت ڈالے۔ اور ہمیں اپنی ذمہ واریوں کے مطابق قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین نیز عزیز انس احمد سلمہ اللہ تعالیٰ اور عزیزہ امۃ الشکور بیگم اور امۃ الحلیم بیگم کیطرف سے علی الترتیب ۱۰-۵-۵ کا وعدہ قبول فرمائیں۔

صاحبزادہ صاحب کیطرف سے یہ وعدہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال چہارم میں ہے۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جو بھی شامل ہوگا۔ وہ دفتر دوم میں ہی شامل ہو سکتا ہے۔ بجائے ان کے جن کے دفتر اول کے گزشتہ سالوں میں سے دو تین سال کا بقایا ہو۔ اور وہ بقایا ادا کر دیں۔ اور آئندہ گیارھویں۔ بارھویں۔ تیرھویں اور چودھویں سال میں شامل ہوں۔

۳- صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت اقدس بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تحریک جدید کے تیرھویں سال میں میرا چندہ ۵۰۰ تھا۔ اب چودھویں سال میں ۵۱۰ کا وعدہ حضور میں پیش ہے۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحبزادی امۃ الرؤف و امۃ القدوس کیطرف سے ۴۰ اور ۳۰ کا وعدہ قبول فرمائیں۔ یہ دفتر دوم کے سال چہارم میں ہے۔

۴- سیدہ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت اقدس چندہ تحریک جدید ۱۴ سال کا انشاء اللہ ۱۸۰ میرا اور رفیق احمد کا ادا کرونگی۔

۵- صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب میری طرف سے چودھویں سال کا وعدہ اکتیس روپیہ قبول فرمادیں۔

۶- صاحبزادہ میاں محمد احمد خان صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے شروع تحریک جدید سے ہی ہر سال پہلے سے زیادہ ادا کرنے کی توفیق بخشی پچھلے سال میرا معہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اور بچوں کے -/۶۰۰ روپے کا وعدہ تھا۔ مگر یہ سال برا بے حد خراب گذرا۔ اور اب تک یہ رقم ادا نہ کر سکا۔ اس سال اللہ تعالیٰ پر امید رکھتے ہوئے وعدہ کرتا ہوں۔ گو بظاہر حالات ایسے ہی ہیں۔ بالکل خالی ہوں۔ اجازت فرمادیں کہ میں پچھلے سال کا بقایا اور اس سال کا وعدہ اسی سال میں ادا کر دوں۔ یہ کل -/۱۲۲۵ روپے ہوں گے۔ حضور دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے۔

۷- صاحبزادہ مرزا میاں رفیع احمد صاحب چودھویں سال کے لئے میرا وعدہ -/۵۰ روپے ہے

۸- نواب چوہدری نواب دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر حضور تحریک جدید میں سال گذشتہ میرا چندہ -/۱۴۰۰ تھا۔ چودھویں سال میں ان شاء اللہ چودہ سو چودہ روپیہ کی رقم پیش کی جائیگی۔ چنانچہ آپ نے یہ رقم ادا بھی فرمادی ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

۹- شیخ مبارک احمد صاحب واقف زندگی سال رواں کے لئے میرا وعدہ -/۱۰۸ روپے ہے

۱۰- چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۱۳۰ جنوبی سرگودہا۔ بہ زمیندار ہیں۔ تیرھویں سال میں ان کا وعدہ معہ متعلقین -/۸۵ روپیہ تھا۔ چودھویں سال میں آپ نے -/۱۰۰ کا وعدہ کیا۔ اور دفتر دوم کے سال چہارم میں اپنے گھر کے آٹھ افراد کو شامل کر کے -/۱۰۴ روپیہ وعدہ فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ہر مجاہد کو اپنے رشتہ داروں دوستوں اور ہمسائیوں کو شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ زمیندار جماعتوں خصوصاً شیخوپورہ لائلپور سرگودہا۔ منٹگمری۔ ملتان۔ گوجرانوالہ اور سندھ کی نہری زمیندار جماعتوں کو اپنے خاندان کے ان افراد کو جو تحریک جدید میں ابھی تک شامل نہیں ہوئے۔ اور وہ کمائی کر رہے ہیں۔ ان کو دفتر دوم میں شامل کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ چوہدری صاحب موصوف نے شامل کیا ہے۔ اور لکھا کہ -/۱۰۴ روپیہ کی رقم کپاس کے فروخت ہونے پر حضور کے پیش کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

چاہیئے کہ احباب جلد سے جلد اپنی فہرستیں مکمل کر کے ارسال فرمادیں۔

(وکیل المال تحریک جدید لاہور)

قادیان کے احمدی خیریت سے ہیں

اس وقت قادیان میں تین سو احمدی مقیم ہیں۔ جن میں سے بعض قادیان ہی کے رہنے والے ہیں۔ اور بعض زائرین کے طور پر باہر سے گئے ہوئے ہیں۔ قادیان سے تازہ آمدہ اطلاع سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ سب دوست خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ ان کے اعزہ اور احباب تسلی رکھیں۔ اور اپنے ان بھائیوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے قیام قادیان کو بابرکت فرمائے۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۳/۱۲/۴۷

دلِ نہیں مانتا

از مکرم جناب خواجہ غلام نبی صاحب

خدا تعالیٰ کی مشیت اور منشاء کے ماتحت ہماری ترقی اور ترفع میں غیر معمولی سرعت پیدا کرنے کے لئے ہماری زمین بدل گئی۔ ہمارا آسمان بدل گیا۔ ہماری فضاء بدل گئی۔ ہمارا ماحول بدل گیا۔ ہماری ہمسائیگت بدل گئی۔ ہماری رہائش گاہ بدل گئی مگر ہمارا دل نہیں بدلا۔ اور نہ وہ تبدیلی کے لئے تیار ہے۔ ہماری آنکھیں نئی شکلیں نئے نظارے۔ نئے لباس۔ نئے طور طریق نئے رنگ ڈھنگ۔ نئی چال ڈھال دیکھتی ہیں۔ اور دل سے کہتی ہیں۔ تو بھی ان کا احساس کر۔ مگر وہ انکار کرتا ہے اور انکار پر اصرار کرتا ہوا کہتا ہے۔ مجھے تو اب بھی وہی نورانی شکلیں نظر آ رہی ہیں۔ جو قادیان کی زیب و زینت تھیں۔ مجھے تو اب بھی وہی نظارے دکھائی دے رہے ہیں۔ جن سے قادیان کی فضاء معمور تھی۔ مجھے تو اب بھی وہی طور طریق محسوس ہو رہے ہیں۔ جو قادیان کی مقدس بستی میں نظر آتے تھے۔ مجھے تو اب بھی وہی رنگ ڈھنگ دعوت نظارہ دے رہے ہیں۔ جنہوں نے قادیان کو دارالامان بنا رکھا تھا۔ مجھے تو اب بھی وہی لباس اور وہی چال ڈھال نظر آتی ہے۔ جو قادیان کی پیاری بستی کے لئے مخصوص تھی میں اسی نورانی فضاء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو قمر اور حضور کے خدام باادب و باسلیقہ کو ستاروں کے جھرمٹ کی شکل میں دیکھ رہا ہوں۔ مجھے اب بھی وہی پاکیزہ شکلیں نظر آ رہی ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے دار مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ولادت کا فخر بخشا اور جو چمن مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرو و شمشاد ہیں۔ میں اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت پانے والے اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان میں دھونی رمانے والے ابدال میں اپنے آپ کو پاتا ہوں مجھے اب بھی قادیان کے مقدس مقامات اپنے ارد گرد نظر آتے ہیں۔ مجھے تو کوئی چیز بدلی ہوئی محسوس نہیں ہوتی تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ تم بہکی بہکی باتیں کیوں کرتے ہو۔ تم میرے قریب آؤ۔ بالکل قریب تا جس مقام سے مجھے یہ سب کچھ نظر آ رہا ہے۔ تمہیں بھی دکھاؤں۔ تمہاری بینائی درست کر دوں اور تمہاری بصارت تمہیں واپس دلا دوں

ہمارے کان نئی آوازیں۔ نیا لب و لہجہ۔ نیا طرز کلام سنتے ہیں۔ اور دل سے پوچھتے ہیں۔ تیرے لئے بھی یہ چیزیں نئی ہیں؟ مگر وہ نفی میں جواب دیتا اور تعجب آمیز لہجہ میں پوچھتا ہے۔ تمہارے اس سوال کا مطلب کیا ہے۔ مجھے تو اب بھی وہی آوازیں۔ اسی لہجہ اور اسی طرز میں محسوس ہوتی ہیں۔ جس کے سننے کا میں قادیان میں عادی ہوں۔ مجھے اب بھی پانچوں وقت قادیان کی ایک درجن سے زیادہ مساجد سے بیک وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعلان کرتی سنائی دیتی ہے۔ مجھے اب بھی ان شب زندہ دار اور عبادت گزار اصحاب کے پاؤں کی آہٹ سنائی دے رہی ہے۔ جو رات کو میٹھی نیند ترک کر کے اوروں کو اہم سے اہم کاموں کو چھوڑ کر اپنے مولا سے راز و نیاز کی باتیں کرنے اس کی رضا کو حاصل کرنے اور اس کی عبادت کا فریضہ ادا کرنے کے لئے مسجدوں میں آتے اور اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ میں تو اب بھی اس مجلس کی ایقان و عرفان سے پُر گفتگو سن رہا ہوں جو مغرب کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد مبارک میں منعقد فرماتے اور خدام پروانوں کی طرح بے تابانہ اس میں شریک ہوتے۔ پھر مجھے عام گفتگو کا لب و لہجہ اور طرز اب بھی وہی محسوس ہوتا ہے۔ جو میں نصف صدی سے زیادہ عرصہ سے قادیان میں سنتا چلا آ رہا ہوں کہ تعلیم دین کے حصول اور ترقی اسلام کا ہر سو چرچا۔ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے فکر و ذکر اور مدرسوں اور سکولوں اور کالجوں میں خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے والوں کے درس و تدریس۔

ہمارے پاؤں نئے رستے طے کرتے ہیں۔ نئے بازاروں میں چلتے ہیں۔ نئی گلیاں ناپتے ہیں اور جب تھک جاتے ہیں۔ تو دل سے پوچھتے ہیں یہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔ دل کہتا ہے۔ کچھ بھی تو نہیں ہو رہا۔ میرے سامنے تو اب بھی وہی گلیاں ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ کے مسیح اور دنیا کے ہادی کے پاؤں چومنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ مجھے تو اب بھی وہی رستے چلتے نظر آتے ہیں۔ جن کی خاک ہمارے لئے مقدس ہے اور میں تو اب بھی وہی گڑھے دیکھ رہا ہوں۔ جو یاقوت من کل فج عمیق کی صداقت ظاہر کرتے ہیں۔

اسی رنگ کی۔ بعینہٖ اسی رنگ کی گفتگو دوسرے حواس اور دل میں بھی ہوتی رہتی ہے مگر حواس خمسہ ظاہر کی بناء پر جو کچھ کہتے ہیں۔ دل اس کا انکار کرتا ہے اور بڑے زور سے انکار کرتا ہے۔ اس قدر زور سے کہ بعض اوقات تو خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اگر سب کچھ دیکھتے۔ سمجھتے اور سنتے ہوئے بھی دل کی ہاں میں ہاں نہ ملائی گئی یا کم از کم اس کے مقابلہ میں چپ نہ سادھ لی گئی تو وہ اپنا آپ کھو دیگا۔ مگر اپنی بات سے بال بھر ادھر ادھر نہ سرکیگا۔ جوں جوں اس موضوع کی وضاحت کی جائے دل زیادہ تنتا چلا جاتا ہے اور جوں جوں اسے قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ وہ زیادہ اینٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

ان حالات میں میرا روز و شب عجیب رنگ میں گزر رہا ہے۔ سب کچھ بدل جانے اور قادیان کے چھٹ جانے کے احساس سے جب طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ تو دل سے کچھ امداد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن دل کچھ سنتا ہی نہیں۔ ٹال مٹول کے سو سو حیلے تراشتا ہے۔ بار بار سنی ان سنی کر دیتا ہے تنگ آ کر سینہ سے نکل جانا چاہتا ہے۔ لیکن جب کبھی کچھ سننے کے لئے مجبور ہی ہو جائے۔ تو ہر بات کا ایک ہی جواب دیتا ہے۔ کہ مجھے تو کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوتی میں تو سب کچھ جوں کا توں پاتا ہوں۔ ہزار سمجھاؤ بیسیوں دلائل دو۔ متعدد شواہد پیش کرو۔ ایک نہیں مانتا۔ اپنی بات پر برابر اڑا رہتا ہے اور اگر کسی وقت لاجواب ہوتا نظر آئے۔ تو یہ کیفیت رونما ہونے لگتی ہے۔ کہ بالکل گم سم ہو جاتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ نیچے ہی نیچے ڈوبتا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے تمام حواس اور اعصاب بھی بے حس و حرکت ہونے لگتے ہیں۔ کلیجہ منہ کو آ جاتا ہے دماغ معطل ہونے لگتا ہے۔ آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ سر چکرانے لگتا ہے۔ کرب اور بے چینی بڑھنے لگتی ہے۔ اور خیالات کی رو کو کسی اور طرف منتقل کئے بغیر چارہ نہیں رہتا کہ ہوش و حواس درست کرنے کی یہی ایک صورت ہوتی ہے

پھر جب ماحول کی اجنبیت اور قادیان کی فضا سے محرومیت بے چین کرتی ہے۔ تو ہوک سی اٹھتی ہے۔ دل کو دیکھتا ہوں تو وہ یہی کہتا ہے کہ یہی سمجھو کچھ ہوا ہی نہیں۔ اور یہ نہیں سمجھ سکتے تو یہ تو ضرور سمجھو۔ کہ جو کچھ ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر کے ماتحت بہتر ہوا ہے۔ قادیان ہمارا ہے۔ اور ہم انشاء اللہ اس میں اسی طرح داخل ہوں گے۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ معظمہ میں رونق افروز ہوئے تھے۔ باقی مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ میرے نزدیک تمہارے دلائل اور شواہد کی کوئی حقیقت نہیں۔ میں جس دنیا میں بس رہا ہوں۔ اسی میں رہنا چاہتا ہوں۔ اس سے مجھے نکالنے کی مت کوشش کرو میں اس سے نہیں نکلوں گا۔ نہیں نکلوں گا نہیں نکلوں گا۔ میں گوارا کر لوں گا۔ کہ بالکل ختم ہو جاؤں۔ میں پسند کر لونگا۔ کہ بالکل مٹ جاؤں۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ اس فانی دنیا کو چھوڑ دوں۔ مگر یہ نہیں ہو گا۔ کہ میں جو کچھ سمجھ رہا ہوں۔ اس میں کوئی تبدیلی کر لوں۔ تبدیلی تو بڑی بات ہے۔ تبدیلی کا خیال تک بھی کر سکوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا

میں سمجھتا ہوں۔ یہی [illegible] حالات ان احباب جماعت کو بھی پیش آ رہی ہو گی۔ جو قادیان میں سکونت پذیر ہونے کا فخر رکھتے تھے۔ اگر کسی کو کچھ تفاوت محسوس ہو تو اس کا ضرور اظہار کیا جائے۔ تا اس سے فائدہ اٹھایا جائے نیز اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا۔ کہ قادیان کا ذکر خیر ہوتا رہے گا۔ جو ہمیشہ جاری رہنا چاہیئے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ دل جو کچھ سمجھ رہا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دل جس کیفیت سے سرشار ہے۔ وہ کس قدر استوار ہے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ میں چاہتا یہی ہوں۔ کہ میرے دل کی کیفیت یہی رہے! اور وہ اسی میں مگن رہے۔ تاآنکہ میرے حواس خمسہ بھی اس کے ہمنوا ہو جائیں یا پھر میری روح اس آب و گل کے قید خانہ سے آزاد ہو کر قادیان کی مقدس فضا میں پرواز کرنے لگ جائے۔ اور دنیا کی کوئی جابر سے جابر حکومت اور ظالم سے ظالم حکمران اس کے رستہ میں حائل نہ ہو سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرا غیور خدا وہ وقت لائے گا۔ اور ضرور لائے گا۔ جب قادیان کو پہلے سے بھی بڑھ کر اسلامی شان و شوکت حاصل ہو گی۔ اور اس میں پہلے سے بھی زیادہ زور اور زیادہ کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو گا۔ کاش یہ وقت ہماری زندگی میں آئے

میں خیریت سے ہوں

میں تمام عزیزوں اور کواحقین کی اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میں قادیان سے معہ اہل و عیال لاہور آ گیا ہوں۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہر طرح خیریت سے ہوں۔ بہت سے خطوط میں نے دوستوں عزیزوں کو بھیجے۔ مگر نہیں معلوم کیوں نہیں پہنچے۔

محمد عبد السمیع امروہی مبلغ یوپی جودھامل بلڈنگ لاہور۔

مہاراجہ پٹیالہ کا اکالی لیڈروں کو سرٹیفکیٹ

اس ہفتہ مہاراجہ پٹیالہ کا دہلی کے گوردوارہ میں ہزارہا سکھوں نے استقبال کیا۔ مہاراجہ نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سکھوں کی نااہل لیڈرشپ نے قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ یہ سکھ لیڈر اپنی ذاتی پوزیشن کو قائم رکھنے کے لئے نفاق و نفرت کے شعلے بلند کر رہے ہیں۔ جب کہ ضرورت تھی کہ اتحاد و اتفاق کے ساتھ اس نازک وقت کا مقابلہ کیا جاتا۔"

مہاراجہ کا یہ سرٹیفکیٹ تو اکالیوں کے ان خود غرض لیڈروں کے لئے ہے۔ جنہوں نے اپنی اغراض کے لئے سکھ قوم کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور سکھوں کو دھوبیوں کی طرح گھر کا رکھا نہ گھاٹ کا۔ مہاراجہ نے سکھ ازم اور ظلم کے متعلق فرمایا۔

"سکھ بطور سکھ ازم کی تعلیم اور اپنی گذشتہ تاریخ کے ظلم برداشت نہیں کر سکتے۔ ہمارا دھرم اور مذہب کمزور کی حمایت اور قربانی کرنا ہے سکھوں کے خلاف غیر ممالک میں جو پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ وہ غلط اور خلاف واقعہ ہے۔"

مہاراجہ پٹیالہ کے ان الفاظ کی موجودگی میں بھی جس صورت میں کہ اکالی لیڈر اپنی اغراض کے لئے مہاراجہ کو بارہا اپنا لیڈر تسلیم کر چکے ہیں اور ان کا ایک قدم امرتسر میں رہتا تھا تو دوسرا پٹیالہ میں، اگر سکھ ان اکالی لیڈروں کو اپنا رہنما تسلیم کرے تو یہ سکھ قوم کی بہت بڑی بدنصیبی ہوگی ضرورت ہے کہ سکھ اپنے ان لیڈروں سے بے تعلقی کا اظہار کر دیں۔ جو ہیٹھ کے پر ان کو بے وقوف بناتے رہے جو چالیس پچاس لاکھ سکھوں کی تباہی کے ذمہ دار ہیں۔ ("ریاست" دہلی ۸ دسمبر ۱۹۴۷ء)

خیریت مطلوب ہے

میرا نواسا لڑکا جس کا نام محمد اصغر ہے عمر تقریباً ۴½ سال بمقام قادیان محلہ دارالبرکات برادر حفظ الٰہی عمران تقریباً ۱½ سال بمقام قادیان والدہ محمد اصغر قادیان محلہ دارالبرکات جس جگہ بھی ہوں اپنی خیریت سے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

ایس۔ ایم اکبر شو سٹور ۲۷ دھرم تلا سٹریٹ کلکتہ

ان کی ضروریات کا تصور کیجئے

No. 30

ان کے لئے

کپڑا بچائیے

Ideal

جاری کردہ:۔ محکمہ سول سپلائیز (مغربی پنجاب)

امرت شفاء

سو دوائیوں کی ایک دوا

تمام اندرونی و بیرونی دردوں کو لگانے و کھانے سے آرام دیتی ہے۔ داڑھ درد کے لئے خاص طور پر نافع ہے۔ نقائص ہاضمہ جیسے ہیضہ۔ قے۔ متلی۔ اپھارہ۔ بادی۔ درد شکم وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ۔ زخم۔ سوجن اور زہریلے جانوروں کے ڈسنے بہترین اینٹ ایڈ کی طرح درد و خون کو بند کرتی ہے اور ٹیٹنس ہونے سے بچاتی ہے۔ نیز جراثیم کش ہے۔ اور جراثیم پیدا ہونے والے امراض کی بہترین دوا ہے

ایک شیشی کیا ہے ڈاکٹر حاضر ہے

قیمت بڑا سائز ۲/۸/- عام سائز ۱/-/- چھوٹا سائز ۱۰/-

اپنے شہر کے کیمسٹ اور جنرل مرچنٹ سے طلب فرمائیں

امرت شفا فارمیسی۔ ۱۲ ہسپتال روڈ لاہور

کہاں ہیں؟

رحمت اللہ صاحب پسر مستری عبدالرحمٰن صاحب، موضع موہل کھیڑی تحصیل و ضلع لدھیانہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنی خیریت سے فوری آگاہ کریں یا اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو وہ اطلاع دیں۔ (صوبیدار عبدالحمید۔ انصار گلی منٹگمری شہر)

طبیہ عجائب گھر کے خاص مرکبات

سونے کی گولیاں ایک ماہ کورس قیمت -/۱۲ روپے دو ہفتہ کا کورس -/۸/۷ زوجام عشق کلاں ایک ماہ کورس چودہ روپے

اکسیر اولاد نرینہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے

لبوب کبیر درجہ خاص مقوی اور نشاط آور ہے اعصاب کو مضبوط اور بدن کو فربہ کرتی ہے۔ بہت سے نایاب اور قیمتی اجزاء کا مرکب ہے۔ قیمت آٹھ روپے چھٹانک

ملنے کا پتہ

طبیہ عجائب گھر

پوسٹ بکس نمبر ۸۹ لاہور

پرسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان

ایک نہایت ضروری اعلان

احباب اکرام کو معلوم ہے کہ ہم پرسیشن کمپنی کو وسیع پیمانے پر چلانے کے لئے کوشاں تھے اور اسے لمیٹڈ کمپنی کی صورت میں مفید بنانا چاہتے تھے۔ کہ اس دوران میں ہم قادیان سے پاکستان آنے پر مجبور کر دئے گئے۔ اب ہم یہاں پاکستان میں دوبارہ کام شروع کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اپنے کام کے لئے ہمیں کافی مشینری مل جائیگی۔ کچھ جدید مشینری اور انجینئرنگ مشورہ جات و دیگر انتظامات کے لئے میں خود انگلستان پہنچ گیا ہوں۔ اسلئے ان جملہ احباب کو جنہوں نے حصص منظور کرا کے انکی درخواست بھجوائی تھی۔ مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ فوراً ۵ روپے فی حصہ کے حساب سے اپنے حصہ کی رقوم پرسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان کے حساب میں صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ جن احباب نے یہ پانچ روپیہ فی حصہ نہ بھجوایا۔ ان کے ریزرو حصہ جات منسوخ شمار کئے جائیں گے۔ براہ کرم محاسب میں رقم بھیجتے وقت دفتر کو بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ ریکارڈ میں محفوظ رکھے۔

(صاحبزادہ حضرت) مرزا شریف احمد

پرسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی آف قادیان جودھامل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر ضیاء الدین روبصحت ہیں

کراچی ۱۳ دسمبر۔ اخبار ڈان کے لندن ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ ڈاکٹر ضیاء الدین سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جن پر فالج کا حملہ ہو گیا تھا۔ اب ان کی حالت خطرہ سے باہر ہے۔ آپ کے طبیب ڈاکٹر قیوم پاشا نے بیان دیا ہے کہ آپ روبصحت ہیں۔ اور بیماری میں افاقہ ہے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف امریکہ اور انگلینڈ میں تعلیمی ادارے اور مشہور یونیورسٹیاں دیکھنے گئے تھے۔ تا ان کو دیکھ کر یہاں کے مسلمانوں کی تعلیم میں مناسب تبدیلیاں کریں۔ (د۔پ)

غلط خبر کی تردید!

کراچی ۱۳ دسمبر۔ آج سرکاری طور پر اس بیان کی تردید کی گئی ہے۔ کہ پاکستان کی حکومت نے خود کشمیر کی تقسیم کے متعلق سوال اٹھایا تھا یہ بیان (دہلی) کے ایک انگریزی اخبار میں شائع ہوا تھا (د۔پ)

مسلم لیگ کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۱۳ دسمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی مجلس عاملہ کا آج گورنر جنرل کی رہائش گاہ گورنمنٹ ہاؤس میں جلسہ ہوا۔ پاکستان بننے کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے۔ مندرجہ ذیل ممبران نے اس میں شرکت کی:۔

سردار اورنگ زیب خان نواب ... قاضی عیسیٰ خان۔ نواب آف ممدوٹ۔ شیخ کرامت علی۔ مسٹر ایم۔ اے کھوڑو۔ مسٹر اسحاق سیٹھ۔ سردار عبدالرب نشتر۔ مسٹر آئی آئی چندریگر۔ خواجہ ناظم الدین۔ مسٹر لیاقت علی جنرل سیکرٹری چوہدری خلیق الزمان۔ سید عبدالرؤف۔ مسٹر عبدالمتین چوہدری ممبر مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم لیگ آج آسام سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے۔ تا میٹنگ میں شامل ہو سکیں۔

مدراس سے مندرجہ ذیل ممبران جلسہ میں شرکت کے لئے آ گئے ہیں۔ حاجی عبد الستار۔ حاجی اسحاق سیٹھ مسٹر محمد اسمٰعیل صدر مدراس مسلم لیگ۔ مسٹر حسین امام اور لطیف الرحمٰن ممبران مجلس عاملہ بہار سے یہاں پہنچ گئے۔ خان افتخار حسین ممدوٹ۔ سردار شوکت حیات خان پنجاب سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ کل رات بمبئی سے حاجی حسن علی۔ ابراہیم صدر مسلم لیگ اور اے خان لیڈر آف مسلم لیگ پارٹی بمبئی اسمبلی اور مسٹر ... علی یہاں بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ گئے ہیں مسلم لیگ مجلس عاملہ کے دو ممبران اس وقت سمندر پار ہیں۔ مسٹر اے۔ ایچ اصفہانی اور راجہ صاحب محمود آباد۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۳۰۰ سے زائد ممبران کونسل کے اجلاس میں شریک ہوں گے۔

جوناگڑھ میں قیام امن کی اپیل

لاہور ۱۳ دسمبر۔ حاجی صالح محمد اور علی محمد موتیوں والے تجار نے ہندوستان کے گورنر جنرل سے درخواست کی ہے۔ کہ ریاست جوناگڑھ میں امن قائم کر دیا جائے اور تجارت کی تمام سہولتیں مہیا کی جائیں۔ وہ تمام لوگ جو غیر قانونی طور پر گرفتار کئے گئے ہیں۔ آزاد کر دیئے جائیں۔ اور ایسے اقدام اٹھائے جائیں۔ کہ آئندہ فساد نہ ہو سکے۔ اور لوٹی ہوئی جائداد اور مال ان کے اصل مالکوں کو واپس دلایا جائے۔ فسادات میں تحقیق کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستانی فوج کے پہنچنے سے پہلے ہندوؤں کے جتھوں نے بہت لوٹ مار کی۔ اور مسلمانوں کا خوب قتل عام کیا۔ (د۔پ)

پاکستان میں فرانسیسی سفیر

کراچی ۱۳ دسمبر۔ آج ایک سرکاری بیان میں فرانس سفیر پاکستان میں ہائی کمشنر کے تقرر کا اعلان کیا ہے۔ آپ کا نام موسیو لیون مارشل ہے۔ آپ فرانس کے دفتر خارجہ میں بہت عرصہ کام کرتے رہے ہیں (د۔پ)

صدر انجمن حمایت اسلام کا بیان

لاہور ۱۳ دسمبر۔ میاں فضل الدین نور ایم اے صدر ایملائز یونین انجمن حمایت اسلام نے ایک پریس کانفرنس میں سوموار کے روز انجمن حمایت اسلام کے دفتر کے سامنے طلباء کے مظاہرے کی مذمت کی۔ اور اساتذہ کے عائد کردہ الزامات کی بھی تردید کی۔ (اوپی)

مسلمانوں کو قرآن مجید کو ضابطۂ حیات بنانے کی تلقین

سر محمد ظفر اللہ خان کی تقریر

کراچی ۱۲ دسمبر۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے مدرسۃ الاسلام میں دو سو طالب علموں اور طالبات کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پاکستان کے نوجوانوں کو رہنمائی کے لئے چار زریں اصول سامنے رکھنے چاہئیں۔ ایمان۔ عمل نیکی اور صبر ان چاروں اصولوں کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ آپ کو اس امر کا احساس ہونا چاہیئے۔ کہ آپ کا نصب العین کیا ہے۔ یہی کافی ہے۔ اور اس کے بعد آپ کو اس نصب العین کے حصول کے لئے ردعمل تلاش کرنے کے لئے جستجو کرنی چاہیئے۔ آپ کو مسلمان کہنا ہی کافی نہیں بلکہ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے آپ کو اسلام کے سانچہ میں ڈھالیں۔ اور سچے مسلمان بن جائیں اور ایمان ناقابل شکست ہونا چاہیئے۔ اور ہم جو بھی قدم اپنے نصب العین کے حصول کے لئے اٹھائیں۔ وہ ایمان کے ماتحت ہو۔ اور اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ جو روعمل ہم اختیار کریں۔ وہ ٹھیک اور موزوں ہو وقت ایک اہم شئے ہے۔ اور ہمیں اس کا احساس بھی کرنا چاہیئے بلکہ اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے ہمیں جو قدم اٹھانا ہو۔ موقعہ محل کے مطابق اٹھانا چاہیئے موقعہ محل کے بغیر اٹھانا غلطی کا موجب ہوگا۔ اور یہ غلطی ایک گناہ ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کا نصب العین صحیح ہو۔ انسان خطا ... کا پتلا ہے۔ ... اگر کوئی اپنے نصب العین تک پہنچ جائے۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ دوسروں پر زور دے۔ کہ وہ اس کے نصب العین کو اپنا نصب العین بنائیں۔ آپ نے کہا کہ پیچھے ہو بیٹھا ہو۔ آپ کو یہ اصول سامنے رکھنا چاہیئے۔ خواہ کتنی ناکامیوں کا منہ کیوں نہ دیکھنا پڑے۔ آزمائش کی تکالیف کس قدر کڑی کیوں نہ ہوں۔ خوف۔ بھوک اور فلاکت کیوں نہ گھیرے۔ حوصلے نہیں ہارنے چاہئیں اور یہ یقین کامل رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سب باتیں بہت ہی معمولی ہیں۔ اور نصب العین کے مقابلہ میں ان کی کوئی وقعت نہیں۔ اگر خداوند تعالیٰ کی راہ میں کوئی جان تلف ہوتی ہے۔ اسے ضائع ہرگز تصور نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ جب ہمارے زعماء پاکستان کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ ہیں اپنے مطالبہ پاکستان کی صحت کے جواز میں دلائل معلوم کرنے میں معروف تھا۔ اس امر کیا ضرورت تھی۔ کہ نیم براعظم کے حصے بخرے کئے جائیں؟ کسی کو اس امر سے مجال انکار نہیں۔ کہ ہندوستان کے متحد رہنے سے بہت سے اقتصادی اور سیاسی فوائد تھے۔ لیکن وہ کونسی شئے تھی جس نے ان فوائد کو قربان کرنے پر مجبور کر دیا۔ یقیناً وہ کوئی ایسی شئے تھی۔ جو ان سے ارفع تھی۔ میں آپ کو بتاؤں ایک ایسی وجہ تھی۔ جو پاکستان کے حصول کے لئے ازحد ضروری تھی۔ وہ تھا ہمارا کلچر جو ہم علیحدہ رہ کر برقرار رکھ سکتے تھے۔ اور یہ کلچر ہی انسان کے کردار کا آئینہ دار ہے اس لئے ہمیں اب چاہیئے۔ کہ ہم اپنے کلچر کو مضبوط بنائیں۔ اور اپنے دعویٰ کو عملی تصویر بنائیں ہمیں چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے کلچر کا مطالعہ کریں۔ اور پھر اس کی ترقی کی طرف توجہ دیں۔ کوئی زندگی اس وقت تک کامیاب نہیں کہلا سکتی۔ جب تک اس سے اس انسان کی زندگی کا معیار بلند نہ ہو۔ اگر اس شخص کا معیار زندگی پست ہوگا۔ تو بدبختی اس کا لازمی نتیجہ ہوگی۔ ہماری زندگی کے معیار کو بلند کرنے کے لئے کونسی شئے ہمارے پاس ہے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ...

قرآن مجید ہمارے پاس ہے۔ اگر ہم اس ضابطۂ حیات کے زریں اصولوں کو اپنائیں۔ اور ہمارے کلچر کی بنیاد اس صحیفہ آسمانی کی زریں اصولوں پر ہو۔ تو ہم اپنے معیار زندگی کو بلند کر سکیں گے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ بعض خوشحال اور فارغ البال افراد اپنی زندگی کو اس طرح ڈھال لیتے ہیں۔ تاکہ باقی زندگی آرام و آسائش سے گذرے لیکن یہ درست نہیں۔ کیونکہ اس طرح زندگی جو ایک بہترین سرمایہ ہے ضائع کر دی جاتی ہے۔ اور اس طرح یہ آزادی اور استقلال کے لئے معنی خرچ ہوگا۔ اگر آپ قرآنی تعلیم کا مطالعہ کریں گے۔ تو آپ کو اس کی سچائی کا اعتراف ہو جائے گا۔ کہ قرآن مجید روحانی اور اخلاقی انقلاب کا علمبردار ہے جو انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے ازحد ضروری ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ہر ایک انسانی زندگی کما تا ... ہے جو صدیوں تک قائم رہتا ہے۔ ہر انسان میں نیکی یا بدی کی طاقت ہوتی ہے۔ ... خود نیکی بدی کوئی چیز نہیں ... وہ ... استعمال ...

"یہ جنگ کشمیر کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمارے دشمن اب مصالحانہ گفت و شنید کی باتیں کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں!"

"سرکاری ملازمین پبلک کے خادم ہیں"

پشاور ۱۳ دسمبر۔ وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم خان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو عوام کا خادم ثابت کریں۔ خان صاحب نے ابھی ضلع مردان کا تین دن کا دورہ کیا ہے۔ آپ نے لوگوں کو تلقین کی ہے۔ کہ وہ تعمیر پاکستان میں پورا پورا تعاون کریں۔ اور اس کو دنیا میں بہترین ملک بنا دیں آپ نے کہا۔ کہ یہ مقصد جب ہی پورا ہو سکتا ہے جب لوگ حکومت کے ساتھ پوری وفاداری رکھیں۔ اور اس کے ساتھ عملی تعاون کریں۔ ملازمین کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ آپ کی ذمہ داری وزراء کے برابر ہے۔ اور یہ آپ کا فرض ہے۔ کہ پبلک کو خوش رکھیں۔ کیونکہ اصل طاقت اور حکومت پبلک کی ہے۔ آپ نے مردان ضلع کے گاؤں گاؤں کا دورہ کیا ہے۔ اور کل آپ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو گئے۔ (ا۔پ) جہاں آپ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل میں شرکت کریں گے۔

"صوبہ سرحد کی موجودہ وزارت کو الٹنے کیلئے گذشتہ ستمبر میں ایک منظم سازش کی گئی تھی"

وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم خان کی تقریر

صوابی ۱۳ دسمبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے صوابی ضلع مردان میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ سرحد کی موجودہ لیگی وزارت کو ختم کرنے کے لئے گذشتہ ستمبر میں ایک خطرناک اور منظم سازش کی گئی تھی۔ جو کامیاب نہ ہو سکی۔

آپ نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ قیام پاکستان کے بعد جب سرحد میں ڈاکٹر خان صاحب کی کانگرسی وزارت کی جگہ مسلم لیگ کی وزارت قائم ہوئی۔ تو ماہ ستمبر میں اس وزارت کو ختم کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر ایک منظم سازش کی گئی۔ ڈاکٹر خان صاحب اور ان کے رفقاء نے سازشیوں کے لئے گولہ بارود وغیرہ مہیا کیا۔ اس سلسلہ میں روپیہ کسی اور جگہ سے آتا تھا۔ فقیر آف ایپی کی نیت بھی درست نہ تھی۔ وہ بھی در پردہ ساز باز کر رہے تھے۔ غرض اپنی طرف سے سازش کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ لیکن چونکہ صوبہ سرحد کے عوام مسلم لیگ کی وزارت کے ساتھ تھے اور حکومت کو بروقت سازش کا علم ہو گیا۔ اس لئے سازش کامیاب نہ ہو سکی۔ اور صوبہ ایک بہت بڑے قسم کے خطرات سے محفوظ رہا۔ خان عبدالقیوم خان نے کشمیر کی جنگ آزادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ میں آزاد فوج کی فتح یابی کی وجہ سے کئی ایک خوشگوار سیاسی تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں۔ مثلاً اسی جنگ سے قبل ہمارے دشمن پاکستان پر چڑھائی کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے لیکن اب وہ بڑا من اور مصالحانہ گفت و شنید کی باتیں کرنے لگ پڑے ہیں۔ کشمیر میں مسلمانوں کو قتل کر کے نکال کر ہندوؤں کو آباد کرنے کی جو کوشش جموں اور کشمیر کی طرف سے ہو رہی تھی۔ وہ بھی اس جنگ کی بدولت ناکام ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ افغانستان گویا قبیلے میں بھی اب خوشگوار تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ کشمیر کی جدوجہد آزادی میں افغانی مسلمان بھی اپنے بھائیوں کے دوش بدوش حصہ لے رہے ہیں۔

افغانستان کے سفیر کی وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات!

کراچی ۱۳ دسمبر۔ ہز ایکسیلینسی سردار نجیب اللہ خان سفیر افغانستان و شاہ افغانستان کے خاص نمائندے نے آج مسٹر لیاقت علی خان وزیر خارجہ سے اُن کے دفتر میں ملاقات کی۔ (ا۔پ)

مغربی پنجاب میں پناہ گزینوں کی تعداد

کراچی ۱۳ دسمبر۔ مسٹر غضنفر علی خان وزیر امور مہاجرین نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ ۱۰ دسمبر تک ۷ لاکھ پناہ گزین مغربی پنجاب کے کیمپوں میں پڑے تھے۔ تقریباً ۱۴۷۲۱ پناہ گزین بیمار ہوئے۔ ۲۴۸۸ ہیضہ اور نمونیا کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ تین لاکھ پناہ گزین شہری علاقوں میں آباد کئے جا چکے ہیں۔ اور ۲۹ لاکھ پناہ گزین ۳۹۶۷ خالی شدہ دیہات میں سے ۲۸۸۶ میں بسائے جا چکے ہیں۔ غیر مسلم ۱۳۷ فیکٹریاں چھوڑ گئے تھے۔ جن میں سے ۸۲ فیکٹریاں اس وقت تک دی جا چکی ہیں۔ مغربی پنجاب میں آنے والے مسلم پناہ گزینوں کی تعداد کا اندازہ ۴۲۹۸۰۵ تھا۔ اور یہاں سے جانے والے غیر مسلموں کا ۴۱۰۴۷۰ گویا جانے والے کی نسبت قریباً سترہ لاکھ آدمی زیادہ مغربی پنجاب میں پناہ گزین ہیں۔

اعداد و شمار کے بعد مسٹر غضنفر علی خان نے بتایا۔ کہ میں نے غیر مسلموں کو سنبھال رکھنے کی بہت کوشش کی مگر مجھے بعض وجوہ کی بنا پر ناکامی رہی۔

اول۔ حکومت ہندوستان کے ہوائی جہاز اور ریل گاڑیاں ان لوگوں کو پاکستان سے نکل جانے پر آمادہ کرتے تھے۔ دوسرے ہندوستانی پریس اور ریڈیو نے میری اس کوشش کو نہ سراہا۔ بلکہ مذمت کی۔ تیسرے لائیزن آفیسر نے غیر مسلموں کو نکل جانے پر آمادہ کیا۔ مجھے اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن اس کا یہ نتیجہ ضرور نکلا۔ کہ غیر مسلم نہایت اطمینان اور محفوظ طریق سے یہاں سے نکل گئے۔ آپ نے بتایا کہ اب صرف پندرہ بیس ہزار کے درمیان غیر مسلم یہاں کے کیمپوں میں رہ گئے ہیں۔ وہ جلد چلے جائیں گے۔ (ا۔پ)

صدر آزاد کشمیر کی تقریر

لاہور ۱۳ دسمبر۔ آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے حکومت کے وزیر عامہ کی معیت میں ضلع میرپور۔ کوٹلی۔ باغ۔ راولاکوٹ اور دوسری اہم جگہوں کو دیکھا۔ لوگ آپ کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کرتے تھے۔ میرپور میں آپ نے غیر مسلموں کے کیمپ کا معائنہ کیا۔ اور ان کو تعین دلایا۔ کہ حکومت کو آپ کے خلاف کسی قسم کا کینہ نہیں۔ جیسا کہ ان کے انتظامات سے ظاہر ہے۔ آپ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آزاد کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ آپ بھی اسی طرح آزادی میں شریک ہوں گے۔ اس ہمدردانہ سلوک پر آپ کا شکریہ ادا کیا گیا اور انہوں نے درخواست کی۔ کہ راشن کی مقدار میں اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی وقت آپ نے ۵۰ من آٹے کی زیادتی کر دی۔ (ا۔پ)

پناہ گزین عورتوں کیلئے ذریعہ معاش

لاہور ۱۳ دسمبر۔ بہاولپور ریاست میں دو وسط درجہ کی بستیاں پناہ گزین عورتوں کی رہائش کا انتظام کیا جائے گا۔ جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو وہاں سینے پرونے۔ کاتنے اور بننے کی مشینیں ہوں گی۔ اور وہ مستورات مختلف اونی اور سوتی اشیاء تیار کریں گی۔ جنہیں خود حکومت خرید کرے گی۔ تاکہ عورتوں کی ہمدردی ہوتی رہے۔ (ا۔پ)

۵ ہزار روپیہ جرمانہ کی وصولی

لاہور ۱۳ دسمبر۔ آج کرفیو کے وقت ۹ مجسٹریٹوں اور پولیس کے بہت سے سپاہیوں نے رام گلی کے باشندوں سے ۵ ہزار روپیہ جرمانہ وصول کیا۔ جو بابا فقیر سنگھ مقتول کے قتل کے الزام میں ان پر عائد کیا گیا تھا۔ بابا فقیر سنگھ لاہور سے اپنا سامان لینے آیا تھا۔ کہ کسی نے گولی سے ہلاک کر دیا پولیس نے مزعومہ قاتل کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ (ا۔پ)

گندم اور چاول کا راشن!

لاہور ۱۳ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۴ دسمبر سے تو راشن میں آدھی گندم اور آدھے چاول ملا کریں گے!

صدر آزاد کشمیر حکومت کا شکریہ

راولپنڈی ۱۳ دسمبر۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر حکومت نے آج ایک بیان میں ان احباب کا جنہوں نے کشمیر کی آزادی کی خاطر آزاد حکومت کی مالی اعانت کی شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ کشمیر کی حکومت اور عوام ان احباب کا جو ہماری آزادی کی تحریک جاری رکھنے کے لئے ہماری مدد کر رہے ہیں شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میں انفرادی طور پر احباب کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ لہذا اس بیان کو میرے دلی جذبات کا آئینہ دار سمجھا جائے۔ (ا۔پ)

لاہور سے اشیاء کی برآمد ممنوع ہو گئی

لاہور ۱۳ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی وجہ سے ضلع لاہور کی حدود سے ہر قسم کی اشیاء کی دو ماہ کے لئے برآمد ممنوع قرار دے دی ہے البتہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے پرمٹ حاصل کرنے کے بعد برآمد کی جا سکتی ہے۔ (ا۔پ)

اغوا شدہ عورتوں کی واپسی

لاہور ۱۳ دسمبر۔ مسلمان اغوا شدہ عورتوں کی واپسی کے لئے مشرقی پنجاب کی پولیس نہایت سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ ضلع ۱۲ دسمبر کو ۳ عورتیں ملٹری فوج نے برآمد کر کے مقصود کی پاکستانی پولیس کے حوالے کیں۔ (ا۔پ)